



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH CENTER

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

من کنت مولاه فعلی مولاه حدیث صحاح ستہ کی کس کتاب میں ہے۔؟ اور اس حدیث کا مطلب و تشریح کیا ہے۔؟ قرآن پاک میں استعمال کئے گئے لفظ "مولانا" اور ہماری اردو میں مستعمل مولانا میں کیا مشترک اور مختلف ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، آما بعد!

یہ حدیث ترمذی (حدیث نمبر 3713) اور ابن ماجہ (حدیث نمبر 121) نے روایت کی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے، امام زیلعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہدایہ کی تخریج (189/1) میں کہا ہے کہ: کتنی ہی ایسی روایات ہیں جو راویوں کی کثرت اور متعدد طرق سے بیان کی جاتیں ہیں، حالانکہ وہ حدیث ضعیف ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حدیث (جس کا میں ولی ہوں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس کے ولی ہیں) بھی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یہ قول (جس کا میں ولی ہوں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس کے ولی ہیں) یہ صحیح کتابوں میں تو نہیں لیکن علماء نے اسے بیان کیا اور اس کی تصحیح میں اختلاف کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ اور ابن ماجہ حنبلیین کے ایک گروہ سے یہ منقول ہے کہ انہوں نے اس قول میں طعن کیا ہے۔۔۔ لیکن اس کے بعد والا قول (اللحم وال من والاہ وعاد من عادہ) آخر تک، تو یہ بلاشبہ کذب و افتراء ہے۔ (دیکھیں منہاج السنہ: 319/7)

امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارہ میں کہتے ہیں:

حدیث (من کنت مولاه) کے کئی طریق جید ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلہ الصحیحہ حدیث نمبر (1750) میں اس کی تصحیح کرنے کے بعد اس حدیث کو ضعیف کہنے والوں کا مناقبہ کیا ہے۔

اور اگر یہ جملہ (من کنت مولاه فعلی مولاه) صحیح بھی مان لیا جائے اور اس کے صحیح ہونے سے کسی بھی حال میں یہ حدیث میں ان کلمات کی زیادتی کی دلیل نہیں بن سکتی جس کا غالیوں نے حدیث میں اضافہ کیا ہے تاکہ وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باقی سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے (نعموذا للہ) افضل قرار دے سکیں، یا پھر (نعموذا للہ) باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر طعن کر سکیں کہ انہوں نے ان کا حق سلب کیا تھا۔ شیخ الاسلام نے ان زیادات اور ان کے ضعیف ہونے کا ذکر منہاج السنہ میں دس مقامات پر کیا ہے۔

اس حدیث کے معنی میں بھی اختلاف کیا گیا ہے، تو جو بھی معنی ہو وہ احادیث صحیحہ میں جو یہ ثابت اور معروف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں افضل ترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور خلافت کے بھی وہی زیادہ حق دانتھے ان کے بعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعارض نہیں رکھتا، اس لیے کہ کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی کسی چیز میں معین فضیلت اس پر دلالت نہی کرتی کہ وہ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں، اور نہ ہی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سب سے افضل ہونا اس کے منافی ہے جیسا کہ عقائد کے باب میں یہ مقرر شدہ بات ہے۔

اس حدیث کے جو معانی ذکر کیے گئے ہیں ان میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے:

ان کے معنی میں یہ کہا گیا ہے کہ:

یہاں پر مولوی جو کہ عدو کی ضد ہے کے معنی میں ہے تو معنی یہ ہوگا، جس سے میں محبت کرتا ہوں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں، اور یہ بھی معنی کیا گیا ہے کہ: جو مجھ سے محبت کرتا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے محبت کرتے ہیں، یہ معنی قاری نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے۔

اور امام جزیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخاریہ میں کہا ہے کہ:

حدیث میں مولیٰ کا ذکر کئی ایک بار ہوا ہے، یہ ایک ایسا اسم ہے جو بہت سے معانی پر واقع ہوتا ہے، اس کے معانی میں: الرب، المالك، السيد، النعم (نعمتیں کرنے والا)، المعتق (آزاد کرنے والا)، الناصر (مدد کرنے والا)، المحب (محبت کرنے والا)، التابع (پیروں کرنے والا)، الجار (پڑوسی)، ابن النعم (بچا کا بیٹا)، حلیف، العقیقہ (فوجی افسر)، النصر (داناؤ) العبد (غلام)، المعتق (آزاد کیا گیا)، النعم علیہ (جس پر نعمتیں کی جائیں)۔

ان معانی میں سے اکثر تو حدیث میں وارد ہیں جن کا اضافت کے اعتبار سے معنی کیا جاتا ہے ، تو جس نے بھی کوئی کام کیا یا وہ کام اس کے سپرد ہوا تو اس کا مولا اور ولی ہے ، اور حدیث مذکورہ کو ان مذکورہ اسماء میں سے اکثر پر محمول کیا جاسکتا ہے ۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس سے اسلام کی ولاء مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے :

”یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا مولیٰ و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی بھی مولیٰ و مددگار نہیں“

اور طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

حدیث میں مذکور ولاء یہ کو اس امامت پر محمول کرنا صحیح نہیں جو مسلمانوں کے امور میں تصرف ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مستقل طور پر تصرف کرنے والے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں تو اس لیے اسے محبت اور ولاء اسلام اور اس جیسے معانی پر محمول کرنا ضروری ہے ۔ (دیکھیں تحفۃ الاخوان فی شرح الترمذی حدیث نمبر: 3713)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الطہارہ جلد 2](#)